عصر حاضر میں ماحول کی الودگی اور اسلامی جائزہ

مولانا نور خالق شاہ

نائب مہتمم جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان (بنوں)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	ماحول کی تعریف	۲	ماحول کی قسمیں
۳	قدرتی ماحول اور قرآن پاک	۴	مصنوعی ماحول اور قرآن پاک
۵	آلودگی ماحول کی تعریف	۶	آلودگی کی قسمیں
۷	قدرتی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جاسکتا ہے	۸	مصنوعی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جاسکتا ہے
۹	ماحول کو خود انسانی عوامل سے کیسا بچایا جاسکتا ہے	۱۰	ماحول کی الودگی اور خلاق کی الودگی میں نسبت/تعلق
۱۱	سائیکل سواری اور ماحول سے تعلق (کفایت شعاری کے ذریعے)	۱۲	خلاصہ
۱۳	شور وغل مچانا	۱۴	ملاوٹ اور ماحول کی الودگی
۱۵	پراگندہ ماحول اور صاف ستھرا ماحول ایک حدیث کے حوالے سے		

(۱) ماحول کی تعریف:

ہمارے گرد، پیش کو ماحول کہتے ہیں۔ مثلاً انسان، جانور، پودے، پانی، ہوا، زمین اور پہاڑ وغیرہ کے علاوہ درجہ حررات اور روشنی بھی ماحول کا حصہ ہے۔ مختصر یہ کہ جملہ اشیاء خواہ ٹھوس حالت میں ہو، مائع کے حالت ہوں یا گیس کے حالت میں یہ سب ماحول کے زمرے میں آتے ہیں۔

(۲) ماحول کی قسمیں: ماحول کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

(i) قدرتی ماحول:Natural Environments

(ii) مصنوعی ماحول:Manmade Environments

(1) قدرتی ماحول: پہاڑ جنگل، دریا، میدان صحرا وغیر جو کہ قدرتی مناظر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی شان کی مظہر ہے۔ مصرع (ہر ورق دفتر ایست معرفت کردگار) اس کو قدرتی ماحول کہلاتی ہے۔

(ii) مصنوعی ماحول:۔ ہر اس چیز کو کہتے ہے۔ جس پر حضرت انسان محنت کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں عمارات، مکانات، فیکٹریاں، نہریں، گلیاں، سڑکیں وغیرہ تیار ہو جاتے ہیں۔ مصنوعی ماحول یا مصنوعی مناظر ہیں۔

اس طرح ریل گاڑی اور موٹر کاریں اور جہازیں وغیرہ بھی مصنوعی ماحول میں شامل ہیں۔

(۳) قدرتی ماحول اور قرآن پاک:

اللہ تعالیٰ نے قدرتی ماحول اور قدرتی مناظر کا قرآن مجید میں یوں ذکر فرمایا ہے۔

''ھوالذی جعل لکم الارض فراشاوّ السماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلو اللہ انداد وانتم تعلمون.'' (سورۃ البقرہ)

اللہ تعالیٰ کی ذات جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی برسایا۔ جس سے میوے نکالے جو کہ تمہارے لئے رزق ہے۔ پس اللہ کیساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ حالانکہ تم جانتے بھی ہو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ''ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعًا. (البقرہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے۔ جس نے سب چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہے جو زمین میں ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''ھوا لذی انزل من السماء ماء لکم منہ شراب ومنہ شجر فیہ تسیمون ینبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والا عناب ومن کل الثمرات ان فی ذالک لایۃ لقوم یتفکرون (النحل پارہ ۱۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے۔ جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا جو کہ تم پیتے ہو، اور اسی سے درخت پیدا کئے ہیں۔ جس میں تم جانور چراتے ہواُ گاتے ہو تمہارے واسطے اسی سے کھیتی، زیتون، کھجوریں اور انگور نکالیں ہیں اور ہر قسم کے میوے۔

بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ امن جعل الارض قراراً جعل خلٰلھا انھٰراً وّجعل لھا رواسی وجعل بین البحرین حاجزاً

ترجمہ: بھلا کس نے زمین کو بنایا ٹھہرنے کے لائق اور اس کے بیچ میں ندیاں بنائیں اور اس کے قرار کے لئے پہاڑ گاڑ دیئے اور دو دریاں میں آڑ بنا دیئے۔ ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت (الغاشیۃ)

کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے، کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان کو کس طرح اوپر بلند کھڑا کیا ہے۔ اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑے کیے ہیں۔ اور زمین کو کس طرح پھیلا دیا ہے۔

(۴) مصنوعی ماحول اور قرآن پاک:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''زین للناس حب الشھوٰت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذالک متاع الحیٰوۃ الدنیا واللہ عندہٗ حسن المآب''

ترجمہ: فریفتہ کیا لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کیے ہوئے۔ سونے اور چاندی کے اور گھوڑے

نشان لگائے ہوئے اور مویشی اور کھیتی۔ یہ فائدہ اُٹھانا ہے۔ دنیا کی زندگی میں اور اللہ ہی کی پاس ہے اچھا ٹھکانا۔

اللہ تعالیٰ نے مادی چیزوں کی محبت طبعی طور انسانوں کے دلوں میں ڈال دی ہے۔ لہذا انسان فطری طور سے ان چیزوں کی تلاش اور جستجو کر رہا ہے اور ان سب پر دنیا کا سارا انظام قائم ہے۔ مثلاً (کھیتی باڑی مزدوری صنعت، تجارت وغیرہ) اس کے واسطے انسان تکالیف برداشت کرتا رہتا ہے اور دنیا کی یہ رونق دونق اور ہنگامے جو ہم دیکھتے ہیں۔ یہ سب اسی کا نتیجہ ہے۔ اور اس پر دنیا کی آبادی اور بقاء کا انحصار ہے۔ مزدور صبح اٹھ کر مزدوری تلاش کرتا ہے۔ مالدار گھر بنانے کے لئے مزدور تلاش کرتا۔ تاجر سامان مہیا کرتا ہے۔ گاہک سامان خریدتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ جو ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں۔

الغرض یہ مصروف دنیا جو ہم دیکھتے ہیں۔ اس کی محبت فطری ہے۔ مگر یہ مصروفیات شریعت کے مطابق واعتدال کے ساتھ اور اچھے طریقے سے نبھانا چاہئیں۔ تاکہ بے اعتدالی و ناجائز طریقے غیر صحت مندانہ حرکات جس سے معاشرے میں اور اس دنیا کے کاموں میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔ اور ایک اچھا سا اسلامی معاشرہ اور اسلامی ماحول بن جائے۔

(۵) الودگی ماحول کی تعریف:

ماحول میں الودگی سے مراد ایسی غیر صحت مندانہ تبدیلی جس سے انسان، حیوان کی زندگی اور رہنے سہنے کے حالات پر برے اثرات مرتب ہوں اسے ماحول کی الودگی کہتے ہیں۔

(۶) الودگی کی قسمیں:

الودگی کی کئی قسمیں ہیں۔ i الودگی قدرتی عوامل سے ii الودگی مصنوعی عوامل سے iii الودگی خود انسانی ذات سے

(i) الودگی قدرتی عوامل سے: اس میں زلزلے، دریاؤں میں طغیانی طوفان، اندھی آتش فشاں پہاڑ کا پھٹنا وغیرہ شامل ہیں یہ قدرتی طور پر الودگی کا سبب بنتے ہیں۔

(ii) الودگی مصنوعی عوامل سے: جیسے گاڑیوں اور کارخانوں سے نکلا ہوا دھواں کیمائی کھادیں گھروں میں فلشوں (لٹرین) سے باہر کو گندے پانی کا اخراج سگریٹ نوشی وغیرہ

(iii) الودگی خود انسانی ذات سے: مثلاً انسان کا چھینکنا۔ کھانسنا، تھوکنا اور انسان کے فضلات یعنی پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔ جو کہ انسان کے ذات کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۷) قدرتی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جاسکتا ہے:

قدرتی عوامل یا قدرتی آفات سے اس خوبصورت ماحول کو بچانے کے لئے سر توڑ کوششیں کی جارہی ہیں۔ نت نئے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ لیکن اب تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے کام لیا جاتا ہے۔ نئے آلات ایجاد کرنے کی

کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ان قدرتی آفات کا پہلے ہی سے اطلاع ہو۔ تاہم انسان اپنے اپ کو محفوظ نہ کر سکا۔ اگر چہ اسلام اس کے تو خلاف نہیں ہے۔ کہ انسان اپنے آپ کو اس سے محفوظ کرنے کا طریقہ تلاش نہ کریں۔ اسلام یہ ہدایات ضرور دیتے ہیں۔ کہ انسان کے گناہ کے سبب قدرتی آفات آتے رہتے ہیں۔ لہذا انسان کو اپنے گناہ پر نادم ہونا چاہئے توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔ دعا اور صدقات پر توجہ دینا چاہئے تا کہ آفات ٹل جائیں۔ یا سرے سے یہ آفات وقوع پزیر نہ ہو۔ انسان اور اس کے ارد گرد ماحول متاثر نہ ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ''ظهر الفساد فی البر والبحر بما كسبت ايدى الناس''

(ترجمہ) خشکی اور تری میں فساد و بگاڑ انسانوں کی اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے لہذا ثابت ہوا کہ قدرتی عوامل سے ماحول کا متاثر ہونا دراصل انسان کے گناہوں کا سبب ہے۔ حضورؐ آندھی اور طوفان میں مسجد کا رخ فرماتے دعاؤں اور استغفار میں مشغول ہوتے۔ جبکہ کسوف و خسوف (چاند گرہن و سورج گرہن) ہونے کے صورت میں نوافل ادا فرماتے تھے۔

(۸) مصنوعی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جا سکتا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''ونزلنا من السماء ماء طهورا'' ہم نے آسمان سے صاف پانی نازل کیا۔ لیکن مصنوعی عوامل ہی کی وجہ سے الودہ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے ماحول پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ گھروں عمارتوں کے فلش (لٹرین) وغیرہ سے پانی بہہ کر نہروں اور تالابوں کی صورت میں جمع ہو جاتے ہیں۔ یا پھر دریاؤں، جھیلوں، نہروں یا ندیوں کی صورت اختیار کر جاتی ہیں۔ ان تالابوں، جھیلوں میں الودہ پانی جمع ہو کر گندہ قسم کے زہریلا کیڑے اور مچھروں کی ٹھکانے بن جاتے ہیں۔ ہوا گندا اور بدبودار ہو کر ماحول الودہ بن جاتا ہے۔ اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ کھڑے پانی میں پیشاب نہ کریں۔ لا یبولن فی ماء راکد (مشکوۃ) اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کو صاف رکھا جائے اور جمع شدہ پانی الودہ ہونے سے بچایا جائے۔ ساحل سمندر پر آئیل ٹینکروں سے تیل ریس ریس کر نہ صرف یہ کہ پانی الودہ ہو کر انسان اور آبی جانوروں کے مرنے کا سبب بنتے ہیں۔ بلکہ اس سے بادل بننے کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے۔ ہمارے زمین کا زیادہ تر حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ ایک اندازے کے مطابق زمین کا ۴/۳ حصہ پر پانی ہے۔ جو کہ سمندروں، دریاؤں اور ندیوں کے صورت میں موجود ہے۔ جو تمام جانوروں کا لازمی جز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''وجعلنا من الماء كل شیء حیی'': اور ہم نے ہر جاندار کو پانی سے زندہ رکھا۔ تو ان الودہ پانی پینے سے کروڑوں انسان مرجاتے ہیں۔ پانی الودہ ہونے سے ماحول میں بھی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے صاف و پاک پانی سے وضو و غسل شرط قرار دیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ پانی کے برتن کو ڈھانپنا چاہئے ایک حدیث میں مذکور ہے ''اذ استيقظ احد کم من منا مکم فلا يغمسن يداه فی الاناء حتٰی يغسلها ثلاثا. فانه لایدری این باتت يداه من الجسد.'' (مشکوۃ)

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اپنے

ہاتھوں کو تین مرتبہ دھو نہ ڈالے۔ کیونکہ ان کو نہیں معلوم کہ ان کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے۔

اس طرح کوئلہ، تیل اور گیس کو صنعتی وسائل میں بے دریغ اسراف سے استعمال کی جاتی ہے۔لہذا کثرت سے اور غیر ضروری استعمال (جلنے سے) مختلف زہریلی گیسیں (سلفر ڈائی اکسائیڈ، کاربن ڈائی اکسائیڈ، نائٹروا کسائیڈ پیدا ہو کر ہوا میں شامل ہوتی رہتی ہے۔لہذا فضائی الودگی میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔جس سے نہ صرف انسان بلکہ دوسرے جاندار اور پودے بھی بری طرح متاثر ہوتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ان قدرتی وسائل کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اعتدال کے ساتھ استعمال میں لایا جائے۔وہ یہ کفایت شعاری جو اسلام کا زریں اصول ہے سے کام لیا جائے۔حدیث **خیر الامور اوسطھا** تا کہ یہ ذخائر عرصہ دراز تک ان کے کام آسکے اور ان کے کم استعمال سے ہوا کی الودگی میں کمی واقع ہو۔اور اسی طرح سے ماحول کو الودگی سے محفوظ کیا جائے گا۔شور وغل بھی ماحول کی الودگی کا حصہ ہے۔جیسا کہ گاڑیوں اور کارخانوں ایک طرف تو دھواں چھوڑ کر ماحول کو الودہ کرتی ہے۔تو دوسری طرف بہت تیز ہارن بجا کر کانوں کے پردے پھاڑ دیتی ہیں۔جو دل، دماغ کو متاثر کرتی ہے۔گاڑیوں کا شور تو ہسپتالوں اور سکولوں میں جو وہاں غیر معمولی خاموشی اور سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن وہاں اور زیادہ بُرے اثرات نقصان مرتب کرتے ہیں۔ان شور کی وجہ تھکاوٹ، سر درد، ذہنی ٹینشن کے سبب بنتے ہیں۔نیند کم ہونا، کانوں کے پردفیل ہونا، غصہ آنا وغیرہ لیکن آج سے چودہ صد سال پہلے اللہ تعالیٰ فرماتے۔

''**ان انکر الاصوات لصوت الحمیر.**'' بدترین آواز گدھے کی آواز ہے۔اس کا مطلب یہ ہے۔کہ یہ آواز بے ڈھنگ اور بہت اونچا اور تیز ہوتا ہے۔جو بُرا لگتا ہے۔

(۹) ماحول کو خود انسانی عوامل سے کیسا بچایا جاسکتا ہے:

انسان جب مٹی کا تیل یا گیس وغیرہ جلاتے ہیں۔تو ان کی دھواں سے زہریلی گیس اور کیمائی مادے پیدا ہوتے ہیں۔جس سے ماحول خراب ہو جاتا ہے اور سانس لینے میں کیمائی مادے اور زہریلی گیسیں خون، جگر، گردوں، پھیھڑوں اور اعصاب کے بیماریوں کے باعث بنتے ہیں۔اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ جب رات کو سونا ہے تو بتیاں اور چراغ وغیرہ بجھا دینا چاہئے۔ظاہر ہے۔کہ ساری رات چراغ کا تیل جل کر گیس بن جاتا ہے۔انسان جب سانس لیتا ہے۔تو یہ اندر چلا جاتا ہے اور انسان کو بیماری لاحق ہوتی ہے۔لہذا رات کو سونے سے پہلے چراغ، لالٹین، گیس اور انگارے وغیرہ بجھانا چاہئے۔

(۲) اسی طرح انسان جب کھانستے ہیں۔یا چھینکتے ہیں۔تو اسلام کا سبق یہ ہے۔کہ بایاں ہاتھ منہ پر رکھ کر کم کرنے کی کوشش کرلیں۔تا کہ ماحول کو الودہ ہونے سے بچایا جاسکے۔

(۳) رہائشی علاقوں کے قریب بول براز پیشاب کرنے سے ہوا الودہ ہو کر بہت سے بیماریاں پھیلتے ہیں۔لیکن اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ رہائشی علاقے کے قریب پیشاب کرنا منع ہے۔کیونکہ ابوداؤد شریف کا حدیث ہے۔''**کتاب الطھارۃ**''**کان النبی** ﷺ **اذا ذھب المذھب ابعد**. ترجمہ : حضور پاکؐ جب حاجت کو جاتا تو بہت دور جاتا۔

اسلام نے حکم دیا ہے کہ حاجت سے پہلے یہ دعا پڑھنا چاہئے "الھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث" یا اللہ ہمیں گندگی سے محفوظ رکھے۔ تو اس طرح حضورؐ نے فرمایا۔ پھل وغیرہ کے چھلکے ایسے جگہ نہ پھینکے جائے جیسے دوسرے مسلمان دیکھ کر وہ بھی اس کا آرزو کر دیں اس سے دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچتا ہے اور چھلکے وغیرہ جمع ہو کر ماحول اور ہوا کو خراب کر دیتے ہیں۔

(۱۰) ماحول کی آلودگی اور خلاق کی آلودگی میں نسبت/تعلق:

ماحول کی آلودگی سے پہلے اخلاق کی آلودگی سے بچنا چاہئے تو ماحول کی آلودگی سے بھی بچ جائیں گے۔ قرآن مجید میں ہمیں اس دعا کی تلقین کی گئی ہیں جو ہم نماز میں پڑھتے ہے الھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنةوقناغذاب النار. کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمادیں۔ اور ہمیں دوزخ کے غذاب سے بچا اس دنیا کی بھلائی یہ ہے۔ کہ ظاہری اور باطنی لحاظ سے صاف ستھرا ہو کر خوشگوار زندگی بسر سکیں۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ ان الله یحب التوابین ویحب المتطھرین "اللہ تعالیٰ ظاہری باطنی صفائی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" طہارت بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ انسان کی ذات اور ماحول کی صفائی سے لے کر کائنات کی صفائی تک اور اخلاق کی صفائی سے لیکر افکار کی صفائی تک شامل ہے۔ لہذا اخلاق کی صفائی ماحول کی صفائی ہے۔ اس طرح اخلاق کی آلودگی ماحول کی آلودگی ہے۔ جیسا کہ دھواں سے ہوا گندی ہو جاتی ہے۔ اور سانس لینے کی صورت میں پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ یہ اخلاقی بُرائی سے بھی ہو سکتا ہے۔ سگریٹ پینا جو کہ اخلاق برائی ہے۔ یہ صرف پینے والے کا نقصان نہیں ہے۔ بلکہ دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اخلاق کا تقاضا ہے۔ کہ سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں۔ تاہم خود محفوظ ہو کر دوسروں کو محفوظ بنادیں۔

(الف) سگریٹ نوشی سے ماحول کا آلودہ ہونا: سگریٹ نوشی جہاں صحت کے لئے مضر ہے۔ جس کے مختلف قسم کے بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ اور سگریٹ نوشی کا دھواں ایک حد تک ماحول کو بھی خراب کرتا ہے۔ تو وہاں اسلام میں بھی اس کراہت اور ممانعت آئی ہے۔ کیونکہ دھواں منہ کو ڈالا جاتا ہے۔ حالانکہ دھواں کھانا یا داخل کرانا گناہ ہے۔ کیونکہ یہ کھانے کی چیز نہیں ہے۔ دوسری یہ کہ اسراف میں آتا ہے۔ چونکہ مضر صحت ہے اور جو صحت کے لئے مضر ہو وہ ناپسندیدہ ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تلقو بایدکم الی التھلکة "ترجمہ' اپنے جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ امام نوواوی فرماتے ہیں۔ کہ ہر وہ چیز جس کا کھانا مضر ہو جیسے شیشہ پتھر، زہر اس کا کھانا حرام ہے۔ الروضة الندبه) وعن ام سلمة قالت نھی رسولؐ عن کل مسکر ومفترورواہ احمد فی الفتح الرھانی. فی ھٰذا الحدیث ینھیٰ عن المسکر المفترو الد خان ۔ چونکہ سگریٹ کا دھواں ہوا میں شامل ہو کر ماحول کو آلودہ کر دیتا ہے۔ جس کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہے۔ سگریٹ پینے سے پھیپھڑوں کا کنسر ایڈز جیسے موذی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہے۔ وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر.

گلی اور سڑک میں گرد وغبار سے ماحول گندہ ہو جاتا ہے۔ حلانکہ اسلام حکم دیتا ہے۔ ہمارے نماز کی جگہ پاک، صاف ہو۔ کپڑے صاف

وپاک ہو، وثیابك فطھر والرجز فاھجر ۔کپڑے صاف رکھو۔اور برائی چھوڑو۔

(۱۱) سائیکل سواری اور ماحول سے تعلق (کفایت شعاری کے ذریعے):

سائیکل سواری ایک اہم اور سستا ذریعہ سفر ہے۔اس کے چلانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔جفاکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔کفایت شعاری کا ایک زندہ مثال ہے۔اور اسلام ہمیں کفایت شعاری کا درس دیتا ہے۔حضورؐ فرماتے ہیں۔ماعال من اقتصدا وہ مفلس نہ ہوگا۔جو کفایت شعاری اختیار کریں۔

اس دور میں گاڑیوں کا بہت بھرمار ہے۔اگر ہم گاڑیوں کا استعمال کم کر کے کفایت شعاری اپنائیں۔اور قریب قریب سفر بذریعہ سائیکل طے کریں۔تو ایک طرف تو ڈیزل اور پٹرول کم خرچ ہوگا۔جو کہ اس سے ہمیں اور قومی سرمایے میں بھی بچت ہوگی۔اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ڈیزل اور پٹرول کی کم استعمال سے ماحول کی آلودگی بھی کم ہوگی۔

(الف) ردی چیزیں جمع کرنے والا حلال روزی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی صاف رکھتا ہے:

اگر ہم سوچیں کہ ہمارے گھروں میں فالتوں اور بے کار چیزیں مثلاً خالی بوتلیں، ڈبے ردی کاغذ، اخبار، پرانے برتن، پھٹے پرانے کپڑے، جوتے، تھیلے، ربڑ اور پلاسٹک کے چپل اور ہڈیاں اور نہ جانے کیا کیا چیزیں جو بکھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔یہ سارا کوڑا کرکٹ ہمارے ماحول کو بری طرح سے آلودہ کرتے ہیں۔اس ردی والے کا وجود ہمارے لئے بہت غنیمت ہے۔یہ آلودگی کے خلاف مسلسل جہاد کر رہا ہے۔اور ہمارے ماحول کو آلودہ ہونے سے بچا رہا ہے۔یہ ایک طرف رزق حلال کماتا ہے۔جو کہ عبادت ہے۔دوسری طرف کتنا اہم کام انجام دے رہا ہے کہ گندگی کو دور کر کے ماحول کو صاف بنا دیتا ہے۔کیونکہ ان بے کار ردی اور گندی چیزوں سے ماحول خراب ہو جاتا ہے۔لہذا وہ یہ اشیاء جمع کر کے یا سستے داموں سے خرید کر بڑے کباڑ کے ہاتھ فروخت کرتا ہے۔اور پھر کباڑی کارخانوں والوں کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے اور پھر اس سے نئے چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

(۱۲) خلاصہ:

جیسا کہ آج کے دور میں پوری دنیا کو ماحول کی آلودگی کا ناحل پزیر مسئلہ درپیش ہے۔

ہر جگہ گندگی کی ڈھیر۔عام راستوں گزرگاہوں میں گندگی چیزوں کا بھرمار کارخانوں اور گاڑیوں کا دھواں۔

مختلف جگہوں میں گندے پانی کا جمع ہونا گاڑیوں کا ہارن بجانا وغیرہ یہ سب چیزیں ماحول کی آلودگی کا باعث ہے۔

لیکن اسلامی تعلیمات میں اس کا حل ملتا ہے۔آج کل پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔کہ اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنائیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔کہ ہم صاف، پاک رہیں۔الطھور شطر الایمان. النظافة جزء الایمان ۔اور ہمیں چاہئے کہ ہم خود اور ماحول کو صاف بنائیں۔

اسلام نے درخت لگانا صدقہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی انسان پودا اگاتا ہے اور اس سے انسان، پرند یا چرند کھائے تو یہ بھی ان کے لئے صدقہ ہے۔ حضورؐ نے سبز درخت اور میوہ دار درخت کے کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ اپؐ صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر کھجور کے پودے بوئے اور پودے ہی ماحول کو صاف بنا دیتا ہے۔ اکسیجن مہیا کرتا ہے جو کہ ہماری زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ راستوں سڑکوں چوراہوں اور گزرگاہوں میں گندگی سے ماحول الودہ ہوتا ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ ایمان کے 70 سے زائد شاخیں ہیں۔ جن میں سے ایک'' اماطة اذی عن الطریق بھی ہے کہ مضر چیز کو راستوں سے ہٹانا ایمان کا حصہ ہے۔

عن ابی ذرعن النبی ﷺ قال یصبح علی کل سلام من ابن ادم صدقة توسلیمه علی من لقی صدقة وامر باالمعروف صدقه ونهیه عن المنکر، صدقه واما طتهُ الاذی عن الطریق صدقة الخ (ابی داؤد ج نمبر ۲ باب فی اماطة الاذی ص ۳۶۵) للا یمان بضع وسبعون جزا ادنا هااما طة الاذی عن الطریق.

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا، کہ راستے کا حق ادا کرو۔ وہ یہ کہ تکلیف دہ چیز کو راستوں سے ہٹایا جائے۔ اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستوں میں نہ پھینکا جائے۔ اس سے ایسا مسلمان جو پھل خریدنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ زیادہ متاثر ہو جاتا ہے۔ وہ دکھے گا اور اسے تکلیف پہنچے گا۔ اور اسے اپنی مفلسی پر شرمندہ ہوگا۔ سخت ہارن بجانا اور شور ذہن و دماغ اور ماحول کو پراگندہ بنا دیتا ہے۔ لہذا اسلام نے تیز اونچا آواز ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اسلام نے صفائی اور پاکیزہ گی پر بہت زور دیا ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور پلیدی سے پاک ہونا طہارت کہلاتا ہے۔ اور فقہ کے کتابوں میں طہارت کے باقاعدہ ابواب ہیں۔ جہاں صفائی اور پاکیزہ گی کی مکمل تفصیل درج ہے۔

(۱۳) شور وغل مچانا:

الخاسته، وهذاالارقارب من الله تعالىٰ بتر کالصیاخ فی وجوه الناس تها ونا بهم، اوتبو الصیاخ جملة، وکانت العرب تفخیر بجهارة الصوت الجهیر وغیرذالك فمن کان اشد منهم صوتا کان اعزومن کان اعز ومن کان اخفض کان اذل حتی قال شاعر هم جهیر الکلام وجهیر الطعاس. جهیرالنعم ویعد واعلیٰ الدین عدوی الظیم. ویعلو الرجال بخلق عمیم فنهی الله سبحانه وتعالیٰ عن هذه الخلق الجاهلیة بقوله. ان انکرالاصوات لصوت الحمیر. (ی توأن شیاء بهات صوته لکان الحمارفجعلهم فی المثل سواء ٥)

(تفسیر قرطبی: ج ۳ ص ۸۲/۱۴) مطبعه بدارالك. التدرث. عنا اور مزمیه شیطان طبن بھی ماحولیاتی الودگی کا باعث بنتے ہیں۔ ماحولیاتی الودگی میں صرف دھواں، گردوغبار اور کوڑے کرکٹ ڈھیر ہی شامل نہیں۔ بلکہ اس میں شور شعب طبلے مارنا۔ باجے بجانا اور گانے بھی شامل ہیں۔ جو نہ صرف ہماری سماعت پر گراں گذرتا ہے۔ بلکہ کانوں کے راستے ہماری ذہنی اور دماغی اسودگی میں خلل کا باعث بنتے ہیں۔

جس سے ذہن اور دماغ پرگندہ ہو جاتا ہے۔ تو فشار خون Bood pressure اور اعصابی تناؤ Nervous tension جیسی

بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔حالانکہ (سماع ،العناء حرام وتلذذ منه کفر) اورقرآن پاک میں سورۃ القمان میں فرماتے ہیں. ومن الناس من یشتری لهو الحدیث. یہاں لہوالحدیث سے علماء گانے بجانے مراد لیتے ہیں۔

(۱۴) ملاوٹ اور ماحول کی الودگی:

اخبار مشرق میں جمعہ 10 مارچ 2006 کو شہ سُرخی کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ کہ پٹرول اور ڈیزل میں ملاوٹ۔ پشاور کی فضاء زہر سے بھر گئی اس کے علاوہ ماحول کی الودگی کے ساتھ ساتھ ملاوٹ مذموم فعل ہے۔ ملاوٹ اسلام میں ایک مذموم اور گھناؤ جرم ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ من غش فلیس منا۔ جس نے کھوٹ ملایا وہ ہم میں سے نہیں۔ یقیناً اسلامی تعلیمات اپنانے سے ہم اردگرد کی ماحول بہتر کرسکتے ہیں۔ ماہرین ماحولیات جو ماحول کے الودگی کے مطابق مختلف تجزیے پیش کرتے ہیں۔ ان سے بعض ماہرین کو موجودہ ماحولیات کے متعلق خیال ہے۔ کہ موجودہ دور میں تیز تر اقتصادی ترقی۔ سرمایہ داری نظام، نفع کے لالچ میں امریکہ، برطانیہ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک نے ماحول کو پراگندہ کیا۔ وہ مزید کہتے ہیں۔ کہ جو ممالک سائنسی اعتبار سے زیادہ ترقی کرتے ہیں وہ ماحول کو زیادہ الودہ بناتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں بالاتمام امور ناپسندیدہ ہے۔ اور ہر موڑ پر صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ (روزنامہ اوصاف اف ڈے میگزین 19 مارچ 2006ء۔

(۱۵) پراگندہ ماحول اور صاف ستھرا ماحول حدیث کے حوالے سے:

عن ابی موسی قال قال رسول اللهؐ مثل الجلیس الصالح والسوء کعامل المسك ونافع الکیر فعامل المسك امان یحذبك واماان تبتاع منه واماان تجد منه ریحاً طیباً ونافع الکیر اماان یحرق ثیابك واماان تجد منه ریحاً حبیثة (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ نیک اور بدہم نشین کی مثال مشک رکھنے والا اور دھونکنی دھونکنے والے کی سی ہے۔ مشک رکھنے والا یا تو تم کو مفت مشک دے گا۔ یا استطاعت کے صورت میں تم ضرور اس سے خریدو گے ''یا'' اگر مذکورہ دونوں صورت نہ ہوں۔ تو اس کے ساتھ مسلسل بیٹھنے کی وجہ سے اس کی خوشبو تمہارے بدن اور کپڑے میں سرایت کر کے کچھ تو حاصل ہوجائیگی۔ اور دھونکنی دھونکنے والے کی آگ کے ذرات یا تمہارے کپڑے اور بدن کے کسی حصے کو جلادے گا۔ اگر اس سے بچ گئے تو راکھ کے بدبو تمہارے دماغ کو متاثر کردے گی۔ عجیب حکیمانہ انداز سے نیکوکار کی دوستی اختیار کرنے اور بدکار سے قطع تعلق کرنے یا دوسرے لفظوں میں صاف ستھرا ماحول اور پراگندہ ماحول دونوں کے اثرات کو انتہائی سادہ اور عام فہم طور پر واضح فرمایا۔

؎ خلوص دل بھی ہو زاہد ہر ایک سجدے میں	جبیں جھکی، نہ جھکا دل تو بندگی کیا ہے